سلسلہ وار

رسائل ختم نبوت نمبر 1

PDF

First Edition

2019

عقیدۂ ختمِ نبوت



منیر احمد علوی

مدرس

جامعہ عبداللہ بن عمر

www.shubban.com

shubban.official

شبانِ ختمِ نبوت

shubbankn

shubbanmedia

عقیدہِ ختمِ نبوت

- اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت
- عقیدہ ختم نبوت کی عظمتیں
- عقیدہ ختم نبوت پر قرآن وحدیث سے دلائل
- قادیانیوں سے چند اہم سوالات
- مرزا قادیانی کے کذب پر چند دلائل



پوری امت کا اتفاق ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنا کفر ہے۔ بلکہ سراج الامت حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ فتویٰ موجود ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کے دعوے دار سے دلیل مانگنے والا بھی کافر ہے چنانچہ کسی نے حضرت امام صاحب سے پوچھا کہ مدعی نبوت سے اس کے دعوی نبوت پر دلیل مانگنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا ”مَنْ طَلَبَ مِنهُ عَلَامَةً فَقَدْ کَفَرَ“ جس نے مدعی نبوت سے دلیل طلب کی وہ بھی کافر ہوگیا کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں شک کرنا کفر ہے ایسے ہی آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت میں شک کرنا بھی کفر ہے اور نبوت کے دعویدار سے دلیل مانگنا شک ہی کی علامت ہے۔

منیر احمد علوی

فہرست

اللہ تعالیٰ نے نبوت کے سلسلہ کی ابتداء ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام سے فرما کر سید البشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تکمیل فرمادی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت مکمل ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی آخر الانبیاء ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی اس مبارک عقیدے کو ''عقیدہ ختم نبوت'' کہتے ہیں قیامت تک ہر آنے والے انسان کی نجات دامن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وابستہ کردی گئی ہے ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا ایک متفقہ، اُصولی، اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے عقیدہ ختم نبوت کو دین اسلام میں وہی حیثیت حاصل ہے جو ایک بلند و بالا عمارت میں بنیاد کو یا جو ایک تندرست و توانا جسم میں شہ رگ کو جیسے بنیاد کے بغیر عمارت کا وجود باقی نہیں رہ سکتا اور شہ رگ اور دل کے بغیر انسان بے حس و بے حرکت ہے ایسے ہی عقیدہ ختم نبوت کے بغیر دین باقی نہیں بچ سکتا اسی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت کو ضروریات دین کی بنیاد شمار کیا گیا ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

اِذْ لَمْ یَعْرِفْ اَنَّ مُحَمَّدًا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ لِاَنَّہُ مِنَ الضَّرُوْرِیَاتِ۔

ترجمہ: جو شخص نہ جانتا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کیونکہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔

اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنا صریح کفر ہے چنانچہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

دَعْوَی النُّبُوَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّنَا کُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ (شرح فقہ اکبر ۲۰۲)

پوری امت کا اتفاق ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرنا کفر ہے۔

بلکہ سراج الامت حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ فتویٰ موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کے دعوے دار سے دلیل مانگنے والا بھی کافر ہے چنانچہ کسی نے حضرت امام صاحب سے پوچھا کہ مدعی نبوت سے اس کے دعوی نبوت پر دلیل مانگنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا ''مَنْ طَلَبَ مِنْہُ عَلَامَۃً فَقَدْ کَفَرَ'' جس نے مدعی نبوت سے دلیل طلب کی وہ بھی کافر ہوگیا کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں شک کرنا کفر ہے ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت میں

شک کرنا بھی کفر ہے اور نبوت کے دعویدار سے دلیل مانگنا شک ہی کی علامت ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر یوم ارواح میں حضرات انبیاء کرام سے اس عقیدے کا اقرار کروایا گیا انبیاء کرام علیھم السلام آنحضرت ﷺ کی خاتمیت کی خبر دیتے رہے اور مختلف شعائر دین سے بھی ختم نبوت کی جھلک نظر آتی ہے۔ ملاحظہ کیجیے اور ختم نبوت کی عظمتوں کو عام کیجیے۔

عالم ارواح میں ختم نبوت کا تذکرہ:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ۔

(سورۃ ال عمران پارہ نمبر 3 آیت نمبر 81)

ترجمہ:۔ اور یاد کریں جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا جب میں تمہیں کتاب وحکمت دوں گا پھر تمہارے پاس ایسا رسول آئے جو تمہاری تصدیق کرنے والا ہو تو تم ضرور بہ ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم نے اقرار کیا انہوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں فرمایا تم سب گواہ بن جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کا ذکر فرمایا ہے جو ازل میں تمام نبیوں سے آنحضرت ﷺ کے بارے میں لیا گیا۔ آیت کی تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ یوم ارواح میں جس وقت اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی روحوں کو پیدا فرمایا تو ان سے رب ہونے کا عہد واقرار لیتے ہوئے پوچھا (اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' سب روحوں نے کہا ''بلی'' ہاں آپ ہی ہمارے رب ہیں اس عہد عام کے ساتھ حضرات انبیاء کرام علیھم السلام سے ایک خاص وعدہ بھی لیا گیا جس کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیھم السلام سے فرمایا کہ میں تمہیں نبوت ورسالت دے کر دنیا میں بھیجوں گا پھر بالفرض تمہارے زمانہ نبوت میں میرے آخری

پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئیں یا تم اُن کے زمانے کو پالو تو تم اپنی کتاب چھوڑ دینا اور ان پر ایمان لے آنا اور اُن کے دین کی مدد کرنا۔

سبحان اللہ! ختم نبوت کی شان دیکھیئے کہ اللہ تعالیٰ یوم ارواح میں سب انبیاء کرام علیہم السلام کے سامنے تذکرہ فرما رہے ہیں اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر خود گواہ بنتے ہوئے تمام نبیوں کو بھی گواہ بنا رہے ہیں۔

تفسیر ابن جریر میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

"لَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا آدَمَ وَمَنْ بَعْدَهٗ اِلَّا اَخَذَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْعَهْدَ لَئِنْ بَعَثَ مُحَمَّداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَهُوَ حَيٌّ لَّيُؤْمِنَنَّ بِهٖ وَلَيَنْصُرَنَّهٗ۔

حق تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا تو یہ عہد ان سے ضرور لیا کہ اگر ان کی زندگی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ (تفسیر ابن جریر جلد 3 ص 232)

عالم دنیا میں ختم نبوت کا تذکرہ:

اللہ رب العزت نے عالم دنیا میں سب سے پہلے سیدنا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام پر ختم نبوت کا عَلم یوں ثبت فرما دیا کہ اُن کے دونوں کندھوں کے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت وختم رسالت/نبوت وختم نبوت کی مہر لگا دی۔ حدیث شریف میں ہے:

بَيْنَ كَتِفَيْ آدَمَ مَكْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

(خصائص الکبریٰ جلد 01 صفحہ 19)

حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بَیۡنَ کَتِفَیۡهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیۡنَ (شمائل ترمذی ص2)

آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ ﷺ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں قربان جائیں ختم نبوت پر جب پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے تو ختم نبوت کا نشان لے کر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے تو ختم نبوت کا اقرار کر کے اور آپ ﷺ تشریف لائے تو سراپا ختم نبوت بن کر۔

عالم برزخ میں ختم نبوت کا تذکرہ:

برزخ قبر کے جہان کو کہتے ہیں جب مرنے والے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو دو فرشتے منکر نکیر مردے سے تین سوال کرتے ہیں: مَنۡ رَّبُّکَ تیرا رب کون ہے؟ مَا دِیۡنُکَ تیرا دین کیا ہے؟ اور مَنۡ نَّبِیُّکَ تیرا نبی کون ہے؟

ایک حدیث میں ہے کہ مومن جواب میں کہتا ہے۔

رَبِّیَ اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِیۡکَ لَهٗ الۡاِسۡلَامُ دِیۡنِیۡ وَمُحَمَّدٌ نَبِیِّی وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیۡنَ۔

میرا پروردگار اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔

اس جواب میں فرشتے کہتے ہیں:

صَدَقۡتَ تو نے سچ کہا (تفسیر در منثور ج6 ص165)

قربان جائیں آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر کہ قبر میں فرشتے بھی ختم نبوت کا اقرار کرنے والوں کا اکرام کرتے ہیں اور یقینا قبر میں عذاب سے نجات بھی صرف اسی کی ہوگی جو آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر غیر مشروط اور پختہ ایمان رکھتا ہوگا۔

عالم آخرت میں ختم نبوت کا تذکرہ:

روز محشر جب حساب وکتاب شروع نہیں ہوگا لوگ سخت مصیبت میں ہوں گے نفسا نفسی کا

عالم ہوگا تو لوگ شدت عذاب وتکلیف سے حضرات انبیاء کرام علیھم السلام کی خدمت میں جا کر عرض کریں گے کہ آپ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سفارش فرمائیں کہ حساب وکتاب شروع فرمادیں لیکن ہر نبی اللہ تعالیٰ کے جلال کی وجہ سے عذر کردے گا پھر سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی عذر کریں گے اور فرمائیں گے:

اِذْهَبُوا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَا

(بخاری ج2 ص685 مسلم ج1 ص111)

تم سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ بس وہ سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئینگے اور کہیں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک سجدے میں رکھ دیں گے اور اللہ کی ایسے الفاظ میں حمد بیان فرمائیں گے کہ کسی اور نے ایسے الفاظ میں حمد بیان نہ کی ہوگی اور پھر حساب وکتاب کے شروع کرنے کی سفارش فرمائیں گے اس پر اللہ رب العزت فرمائیں گے۔

اِرْفَعْ رَاْسَکَ یَامُحَمَّدُ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ۔۔۔الخ

سبحان اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی عظمت دیکھیے کہ جس دن سب انبیاء سفارش نہ کرسکیں گے اُس دن خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارش فرمارہے ہیں اور اللہ محشر میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا علم بلند فرمارہے ہیں اللہ کی قسم عظمتوں والے ہیں وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا نہ صرف اقرار کرتے ہیں بلکہ دفاع بھی کرتے ہیں۔

مساجد اور ختم نبوت

پہلی امتیں بھی عبادت گاہ بناتی تھیں لیکن اگر وہ آباد نہ ہوسکے تو وہ لوگ انہیں مختلف کاموں کے لیے استعمال کرنے لگتے تھے چنانچہ آج بھی عیسائی امت اپنی عبادت گاہ "گرجا" بناتے ہیں پھر اگر عیسائی لوگ وہاں نہ آئیں تو اُسے تبدیل کرکے بلڈنگ، دُکان، مکان اور جوا خانہ وغیرہ کے طور پر

استعمال کرنے لگتے ہیں بخلاف اہل اسلام کی عبادت گاہوں کے اگر مسلمان کسی جگہ مسجد بنا دیں تو وہ قیامت تک مسجد ہی رہتی ہے اس مسجد کو کسی اور استعمال میں نہیں لا سکتے کبھی آپ نے سوچا ایسا کیوں ہے؟ یہ اس لیے ہے کہ پہلے انبیاء کی نبوتیں اور شریعتیں محدود زمانوں کے لیے تھیں اس لیے ان کی عبادت گاہیں بھی محدود زمانے کے لیے تھیں جبکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت و شریعت قیامت تک کے لیے ہے اس لیے مساجد بھی قیامت تک کے لیے ہیں۔

تعجب ہے اُن لوگوں پر جو مساجد میں ختم نبوت کے کام سے روکتے ہیں حالانکہ دنیا کی ہر مسجد کا تقدس اور بقا ختم نبوت کی وجہ سے ہے اور ہر مسجد ختم نبوت کی دلیل ہے۔

حفاظ کرام اور ختم نبوت

سابقہ امتوں کو جو کتابیں اور صحائف ملے اُن میں سے کوئی بھی آج اپنی اصل شکل میں محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی اُن کتب کی حفاظت کا انتظام کیا گیا جبکہ قرآن مجید جیسے نازل ہوا ویسے ہی مکمل اور محفوظ ہے آج تک اس میں ایک زیر وزبر کی بھی تحریف (کمی زیادتی) نہ ہو سکی اور نہ قیامت تک ہو سکتی ہے کیا آپ نے سوچا ایسا کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی کتب محدود وقت کے لیے تھیں اور پھر انبیاء کا سلسلہ بھی جاری تھا جب کتاب میں تحریف ہوتی تو نئے آنے والے نبی آکر نشاندہی فرما دیتے تھے اس لیے اُن کتب کی خاص حفاظت کا وعدہ نہیں دیا گیا جبکہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب "قرآن مجید" اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک کے آنے والوں کے لیے آخری کتاب ہے اور آپ ﷺ کی نبوت بھی آخری ہے اس لیے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے چنانچہ شروع سے آج تک علماء کے ذریعے قرآن کریم کے معانی ومفاہیم کی حفاظت، قراء کرام کے ذریعے تلفظ ولہجہ کی حفاظت اور حفاظ کرام کے ذریعے متن کی حفاظت کروائی جارہی ہے گویا دنیا کا ہر مدرسہ، عالم، قاری اور حافظ ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اس لیے ہر عالم، قاری اور حافظ کے ذمہ ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنی صلاحیتوں کو وقف کرے کیونکہ اُس

کو ملنے والی ساری عظمتیں ختم نبوت ہی کے صدقے سے ہیں۔

تبلیغ اسلام اور ختم نبوت

پہلے ادیان کی نشر واشاعت تبلیغ، دفاع اور غلبہ کے لیے کاوشیں کرنا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے ذمے تھا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تبلیغ دین، دفاع دین اور غلبہ دین کے لیے محنت کیا کرتے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے صدقے یہ سب کام امت کے ذمے لگا دیئے گئے ہیں۔ اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو دین کی خدمت میں مصروف ہر امتی ختم نبوت کی دلیل ہے اس لیے تبلیغ دین، دفاع دین اور غلبہ دین کی محنت میں لگے ہر مسلمان کے ذمہ ہے کہ وہ تحفظ ختم نبوت میں اپنا کردار ادا کرے کیونکہ اس کی دینی خدمت ختم نبوت کا ہی صدقہ ہے۔

قارئین کرام! آپ نے دیکھا کہ عالم ارواح ہو یا عالم دنیا، عالم برزخ ہو یا عالم آخرت، حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت ہو یا دیگر انبیاء کی بعثتیں، مساجد ہوں یا مدارس، علماء ہوں یا حفاظ، تبلیغ دین ہو یا دفاع دین اول سے آخر، افلاق سے افلاک تک ہر جگہ اور ہر دور میں ختم نبوت کی عظمتیں، صداقتیں اور بہاریں نظر آتی ہیں اے اللہ ہم سب پر ختم نبوت کی عظمتوں کو کھول دیں اور ہمیں تحفظ ختم نبوت کی عظیم سعادت کے لیے قبول فرمالیں۔

عقیدہ ختم نبوت اور قرآن مجید

عقیدہ ختم نبوت کی قرآن مجید میں ایک سو سے زائد آیات میں مختلف طرق واسالیب سے تشریح وتوضیح فرمائی گئی ہے چند آیات ملاحظہ کیجیے:

پہلی دلیل:

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں کہیں اس امت سے نبوت اور وحی پر ایمان لانے کا اقرار کروایا ہے یا جس جگہ ہدایت ونجات کے لیے وحی ونبوت پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا ہے وہاں صرف دو ہی قسم کی وحیوں اور نبوتوں کا ذکر ملتا ہے ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملنے والی

نبوت و وحی اور دوسری وہ وحی اور نبوت جو آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کو ملی آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملے اور پھر اس پر وحی بھی نازل ہو جس پر ایمان لانا ہدایت و نجات کے لیے ضروری ہو، پورے قرآن مجید میں اس کا اشارۃً کنایۃً کہیں کوئی ذکر نہیں، اگر آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت جاری ہوتی اور کسی فرد بشر کو نبوت ملنا ہوتی تو پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی وحی و نبوت کی نسبت نئے آنے والے نبی کی وحی و نبوت پر ایمان لانے کا اقرار کروانا زیادہ ضروری اور لازمی تھا کیونکہ پہلے انبیاء کرام کی وحییں تو گزر چکیں اُن پر عمل بھی منسوخ ہو چکا اس اُمت کا تو آنحضرت ﷺ کے بعد آنے والی نبوتوں اور وحیوں سے واسطہ پڑنا تھا لیکن پورے قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کے بعد کسی وحی و نبوت کے ہونے کا ذکر تک نہیں جو اس بات پر صاف دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت و وحی آخری ہے آپ ﷺ کے بعد نبوت و وحی کا منصب کسی کو عطا نہیں کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

یُؤمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔

(سورۃ البقرۃ ۴)

ترجمہ: ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہو آپ کی طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔

یا اَھْلَ الْکِتَابِ ھَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ

ترجمہ: اے اہل کتاب! تمہیں اس کے سوا ہماری کونسی بات بری لگتی ہے کہ ہم اللہ پر اور جو کلام ہم پر اتارا گیا اس پر اور جو پہلے اُتارا گیا تھا اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۹)

اس اور اس جیسی دیگر ۳۰ آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہم سے صرف آنحضرت ﷺ کی

وحی ونبوت اور آنحضرت ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے کا تقاضہ کیا ہے اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی کتاب، وحی اور نبوت پر ایمان لانے کا بالکل ذکر نہیں ہے ہم قادیانی جماعت کو چیلنج کے ساتھ کہتے ہیں کہ پورے قرآن مجید میں کسی ایک مقام پر بھی اس اُمت کو آپ ﷺ کے بعد نازل ہونے والی وحی پر ایمان لانے کا حکم نہیں دیا گیا اور پھر مذکورہ آیت میں دو وحیوں (پہلی یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ یعنی آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی وحی اور دوسری یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یعنی آنحضرت ﷺ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کرام کی وحی پر ایمان لانے والوں کو دو سندیں عطا فرمائی گئی ہیں ۔ایک اُولٰئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ کہ یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور دوسری اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہ یہی کامیاب ہیں ۔یعنی جو لوگ دو وحیوں پر ایمان لے آئے وہی ہدایت یافتہ اور دارین میں کامیابی پانے والے ہیں اس آیت سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ہدایت اور کامیابی دو قسم کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے میں ہی منحصر ہے اگر آپ ﷺ کے بعد بھی کسی کو نبوت ملنی ہوتی تو پھر اعلان خداوندی ہوتا کہ ہدایت اور نجات پانے والے وہ لوگ ہیں جو تین طرح کی وحیوں پر ایمان لائے پہلی یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی وحی، دوسری وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ آنحضرت ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی وحی اور تیسری وَمَا یُنْزَلُ مِنْ بَعْدِکَ جو آنحضرت ﷺ کے بعد نازل ہوگی۔

تعجب ہے انبیاء گذشتہ کی وحیوں سے ہمارا واسطہ ہی نہیں پڑا لیکن پھر بھی اُن پر اجمالاً ایمان لانے کا حکم ہے اور جس وحی سے واسطہ پڑنا تھا اس کا پورے قرآن میں کہیں کوئی تذکرہ نہیں؟

دوسری دلیل:

اللہ تعالیٰ کے پیارے خلیل سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسمعیل علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اس موقع پر ان دو حضرات نے اللہ تعالیٰ سے چند دعائیں کیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ بقرہ میں نقل فرمایا ہے اُن دعاؤں میں

سے ایک دعا بیت اللہ کی آبادی کے لیے ایک عظیم الشان رسول کی بعثت کی بھی تھی ایسا رسول جو خانہ کعبہ کو آباد کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دعا کو قرآن میں نقل فرمایا ہے:

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ۔

(سورہ بقرہ رکوع ۱۵ آیت ۱۲۹)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجئے جو انہی میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاکیزہ بنائے، بے شک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے کہ جس کا اقتدار بھی کامل ہے اور جس کی حکمت بھی کامل ہے۔

اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی شامل تھے اور دعا میں صرف ایک رسول کی بعثت کا سوال کیا گیا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرماتے ہوئے حضرت اسماعیل علیہ اسلام کی اولاد سے فقط ایک ہی رسول کو مبعوث فرمایا اور وہ رحمت کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ جس قدر انبیاء و رسل دنیا میں بھیجے گئے وہ تمام کے تمام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے مبعوث ہوئے حضرت اسحاق علیہ السلام کی آل سے مبعوث ہونے والے انبیاء کو انبیاء بنی اسرائیل کہا جاتا ہے اور جب انبیاء بنی اسرائیل کے سلسلہ کے آخری رسول حضرت سیّدنا المسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تشریف لائے تو انہوں نے اپنی قوم کو نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا پیغام ان الفاظ میں دیا۔

مُبَشِّرًاۢ بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ۔ (الصّف ٦)

اے میری قوم میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ میرے بعد ایک ہی رسول تشریف لائیں گے جن کا نام احمد ہوگا۔

چنانچہ جب نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں آیتوں کی روشنی میں یوں ارشاد فرمایا:

اَنَا دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَشَارَۃُ عِیْسیٰ۔ (کنزالعمال ج ۱۱ ص ۳۸۴)

کہ میرے جدامجد سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے جس ایک عظیم رسول کی دعا فرمائی اور جس آخری رسول کی بشارت میرے بھائی سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے دی وہ میں ہوں غرض یہ دونوں آیتیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر دلیل ہے۔

مرزائی جسارت:

تمام مفسرین کے نزدیک سورۃ صف کی مذکورہ آیت میں اسْمُهٗ اَحْمَد میں آنے والے کا نام احمد ہوگا اس کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے لیکن قادیانی تحریف کرتے ہوئے بکواس کرتے ہیں کہ اس بشارت و پیشگوئی کے مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے، قادیانیوں کا یہ عقیدہ رکھنا تحریف قرآن بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان پاک میں توہین بھی۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن۔

تیسری دلیل:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل جس قدر انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لاتے وہ سب محدود زمانوں کے لیے تشریف لاتے تھے ہر نئے نبی کی آمد پر گزشتہ نبی کی نبوت کا زمانہ ختم ہو جاتا اور ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تشریف لانے والے انبیاء مخصوص علاقوں کے لیے نبی اور رسول بن کر آئے کوئی نبی ایک قصبے کی طرف کوئی ایک شہر کی طرف، کوئی ایک ملک کیطرف، کوئی ایک قبیلہ کیطرف اور کوئی ایک قوم کیطرف نبی اور رسول بن کر تشریف لائے۔

چنانچہ انبیاء گزشتہ کی نبوت کے بارے میں قرآن ان الفاظ میں اعلان کرتا ہے۔

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا (قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ھود کو بھیجا)

(پارہ نمبر ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۶۴)

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیباً۔ (مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا)

(پارہ نمبر ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۸۵)

وَاِذْقَالَ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْ اِسْرآئِیلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُم

(پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الاعرف آیت نمبر ۵)

اور عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تم تمام کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔
لیکن تاجدار ختم نبوت نبی آخرالزمان ﷺ کی آمد پر اللہ تعالیٰ نے اسلوب بدل دیا اور بڑی وضاحت کے ساتھ حکم فرمایا:

قُلْ یَا اَیُّھَا النَّاسِ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ (اعراف نمبر ۱۵۸)

ترجمہ: (اے نبی جی) کہو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا۔

(سورۃ سبا آیت نمبر ۲۸)

ترجمہ: ہم نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلاً۔

(سورۃ النساء پ ۵ آیت نمبر ۷۹)

ترجمہ: اور (اے نبی جی) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے پاس رسول بنا کر بھیجا ہے

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

(پارہ نمبر ۱۸ سورۃ الانبیاآیت نمبر ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ان آیات میں اللہ رب العزت اعلان فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو تمام

جہانوں، تمام مکانوں، تمام زمانوں اور تمام انسانوں کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے کوئی رنگت، کوئی زبان، کوئی قومیت، کوئی وطن اور کوئی زمانہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمگیر وسیع الزمان نبوت سے مستثنیٰ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک کے انسانوں کی طرف نبی اور رسول بن کر تشریف لائے ہیں جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا:

اَنَا رَسُوْلُ مَنْ اَدْرَکَ حَیًّا وَّمَنْ یُّوْلَدُ بَعْدِیْ۔

کہ میں ان لوگوں کے لیے رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔

جیسے اللہ تعالیٰ مَلِکِ النَّاسِ، اِلٰہِ النَّاسِ، رَبِّ النَّاس، ہیں ایسے ہی حضور تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَسُوْل لِلنَّاس ہیں جس کا مطلب یہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کا الٰہ، مالک اور رب ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تمام انسانوں کے نبی اور رسول ہیں اور جیسے قیامت تک کے انسانوں کی نجات اللہ تعالیٰ کو الٰہ، رب، مالک ماننے میں ہے ایسے ہی قیامت تک آنے والے ہر انسان کی نجات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی نبی اور رسول ماننے کے ساتھ وابستہ کر دی گئی لہٰذا آپ ہی کی رسالت پر ایمان لانا معتبر ہے ایسی صورت میں کسی نئے نبی کی ضرورت ہرگز نہیں رہی۔

چوتھی دلیل:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ۔

(سورۃ آل عمران رکوع نمبر ۹ آیت نمبر ۸۱)

ترجمہ: اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس آخری رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کا ذکر فرمایا ہے جو ازل میں تمام انبیاء علیہم السلام

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لیا گیا ہے۔

آیت کی تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ یوم اَرواح میں جس وقت حق تعالیٰ نے تمام مخلوق کی ارواح کو پیدا فرما کر ان سے اپنے رب ہونے کا عہد واقرار لیا، اور پوچھا اَلَستُ بِرَبِّکُم ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں'' تو سب ارواح نے جواب میں کہا بَلٰی کیوں نہیں آپ ہی ہمارے رب ہیں ربوبیت کے اس عہد عام کے ساتھ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے ایک خاص وعدہ بھی لیا گیا جیسے قرآن کی مذکورہ بالا آیات میں ذکر کیا گیا ہے اور یہ عہد واقرار ایک جملہ شرطیہ کی صورت میں تھا کہ اے انبیاء کی جماعت میں تمہیں نبوت ورسالت دے کر دنیا میں بھیجوں گا پھر بالفرض تمہارے زمانہ نبوت میں میرے آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئیں یا تم ان کے زمانے کو پالو تو تم اپنی کتاب کو چھوڑ دینا اور ان پر ایمان لا کر اُن کے دین کی مدد بھی کرنا۔

اس آیت میں ''ثُمَّ جَاۗءَکُمْ رَسُول'' کے الفاظ قابل توجہ ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام انبیاء کے بعد تشریف لانے کو لفظ ''ثُمَّ'' کے ساتھ ادا کیا گیا ہے جو لغت عرب میں تراخی یعنی مہلت کے لیے آتا ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے ''جَاۗئَنِی الْقَوْمُ ثُمَّ زَیْدٌ'' تو لغت عرب میں اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ میرے پاس قوم کے سارے افراد آ گئے اور پھر ان سب کے آخر میں زید بھی میرے پاس آ گیا اور چونکہ یوم ارواح کے اس وعدے میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام شریک تھے اس لیے ''النَّبِیّٖن'' کے بعد ثُمَّ جَاۗءَکُمْ رَسُوْل کے معنی ہوئے کہ تمام انبیاء کے آنے کے بعد سب سے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے۔

مرزائی جسارت:

آیت مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے اعلان کیا گیا ہے کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ نبوت میں اگر کوئی بھی پیغمبر موجود ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی نبوت وکتاب کو سمیٹ دے خود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور دوسروں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی ایمان لانے کی دعوت دے لیکن قادیانی ذریت کے

نزدیک اس آیت میں ثُمَّ جَائَکُمْ رَسُوْل سے مراد آنحضرت ﷺ نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے اور مرزا قادیانی ہی آخری نبی ہے قادیانیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سمیت تمام نبیوں سے یہ وعدہ لیا کہ اگر تم میں سے کسی ایک نے بھی مرزا قادیانی کے زمانے کو پالیا تو اپنی نبوت و کتاب کو بند کردینا اور مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان لاکر اس کی اقتداء کرنا یعنی قادیانی عقیدے کے مطابق آنحضرت ﷺ کو بھی نجات حاصل کرنے کے لیے مرزا قادیانی پر ایمان لانا ضروری ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

”ختم نبوت اور احادیث مبارکہ“

آنحضرت ﷺ نے احادیث متواترہ میں اپنے خاتم النبین ہونے کا اعلان فرمایا ہے اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس کے بعد آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کسی شک وشبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں رہی۔ متعدد اکابر علماء نے احادیث ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہری کتاب الفصل ص ۷۷ جلد نمبر ۱ پر لکھتے ہیں:

وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَقْلِ الْکَوَافِ الَّتِیْ نُقِلَتْ نُبُوَّتُہٗ وَاَعْلَامُہٗ وَکِتَابُہٗ اَنَّہٗ اَخْبَرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

ترجمہ: وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی نبوت، آپ ﷺ کے معجزات اور آپ ﷺ کی کتاب (قرآن مجید) کو نقل کیا ہے، انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ خبر دی تھی کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

پس عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت ﷺ کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ یہاں اختصار کے پیش نظر چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث نمبر ا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَ مَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے اور خوب تعریف کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں وہی اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم نبوت کی ایک محسوس مثال بیان فرمادی ہے کہ جیسے محل کی آخری اینٹ لگنے سے محل مکمل ہو جاتا ہے جس کے بعد نہ تو کوئی اینٹ نکالی جاتی ہے اور نہ ہی مزید اینٹ لگنے کی گنجائش رہتی ہے ایسے ہی نبوت کے محل کی آخری اینٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے نبوت کا محل مکمل ہو گیا اب جیسے یہ ممکن نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماقبل کسی نبی سے نبوت واپس لے لی جائے ایسے ہی یہ بھی ناممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبوت عطا کی جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال بیان فرمانے کے بعد واضح الفاظ میں یہ بھی فرمادیا کہ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں یعنی جو سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا اللہ نے وہ مجھ پر ختم فرمادیا ہے اب میرے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔

مرزائی جسارت:

مرزا قادیانی کے نزدیک محل نبوت کی تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہیں بلکہ مرزا قادیانی پر ہوئی ہے چنانچہ مرزا قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقابلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ خدا نے ارادہ

فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا (محل) کو کمال تک پہنچا دے بس میں وہی اینٹ ہوں (یعنی میں آخری نبی ہوں)

(خطبہ الہامیہ: روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178)

حدیث نمبر ۲:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُھُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔

(صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 199)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام پر فضیلت دی گئی ہے:

(۱) مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں۔

(۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔

(۳) مال غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا۔

(۴) روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا۔

(۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔

(۶) مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

اس حدیث شریف میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر انبیاء علیہم السلام پر چھ وجوہ سے اپنی فضیلت بیان فرمائی ہیں جن میں سے ایک "وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ" کہ مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی خصوصیت بھی ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام صرف نبوت اور رسالت ہی سے سرفراز فرمائے جاتے تھے

جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت اور ختم نبوت دونوں سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ اور ایسے ہی پہلے انبیاء ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور اس بعثت عامہ کو ختم نبوت لازم ہے۔ ان مذکورہ فضائل میں سے کسی کا انکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا انکار ہے۔

حدیث نمبر ۳:

احادیث میں عقیدہ ختم نبوت کو مختلف انداز سے بیان فرمایا گیا ہے اور جہاں کہیں اس کے خلاف ذرّہ برابر بھی گمان کا اندیشہ ہوا فوراً اس کی وضاحت کر دی گئی چنانچہ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ طیبہ میں اہل وعیال کی خبر گیری کے لیے چھوڑ دیا اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افسردہ ہوئے اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(اما ترضی) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسیٰ اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

اور دوسری روایت میں ہے: اَنَّہٗ لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ

ترجمہ: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں۔

اس حدیث شریف کے پہلے حصے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسیٰ (تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی) اس سے یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام بھی نبی تھے ایسے ہی حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ بھی نبی ہوں، تو حدیث شریف کے دوسرے حصے اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں سے فوراً اس شبے کا ازالہ فرما دیا کہ حضرت ہارون علیہ السلام رسول بھی تھے اور حضرت موسی علیہ السلام کی غیر موجودگی میں اُن کے نائب بھی جبکہ اے علی آپ میری غیر موجودگی میں صرف نائب

ہوں گے نبی نہیں کیونکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۴:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خُطْبَۃِ یَوْمِ حَجَّۃِ الْوِدَاعِ :یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَکُمْ فَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَ قُوْمُوْا شَھْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکوٰۃَ اَمْوَالِکُمْ طَیِّبَۃً بِھَا اَنْفُسَکُمْ وَاَطِیْعُوْا وُلَاۃَ اُمُوْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۹۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرمایا اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا نہ تمہارے بعد کوئی امت اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو، اور رمضان کے روزے رکھتے رہو، اور اپنے اموال کی زکوۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو، اور اپنے خلفاء اور حکّام کی اطاعت کرتے رہو تو تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

یہ حدیث شریف جمعۃ المبارک کے دن حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں کم وبیش سوا لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے مبارک مجمع میں بیان فرمائی جس میں آپ ﷺ نے واضح طور پر اعلان فرما دیا کہ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت جیسے تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں ایسے ہی میرے بعد کوئی نبی نہیں پھر احکام مخصوصہ کے بجالانے اور اپنے بعد خلفاء و حکام کی اطاعت کرنے پر دخول جنت کا اعلان فرمایا اگر آپ ﷺ کے بعد اللہ نے کسی کو نبوت دینی ہوتی تو اس آخری اجتماعی خطبہ میں آپ ﷺ اپنے بعد صرف اولوالامر کی اطاعت پر اکتفانہ فرماتے بلکہ گزشتہ انبیاء کی طرح نئے نبی کی پیشن گوئی بھی فرماتے اور اس پر ایمان لانے اور اس کی اطاعت کرنے کی بھی تاکید فرماتے۔

حدیث نمبر ۵:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں احادیث میں مختلف انداز سے ختم نبوت کو بیان کیا ہے وہاں اپنے بعد نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کی بھی پیشن گوئی فرمائی ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (ابوداود: ج ۲ ص ۵۹۵، ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں تیس جھوٹے ہونگے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ حدیث حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے علاوہ دس سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے۔اس حدیث شریف میں واضح اعلان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب ودجال ہے جب کہ اس کے برعکس ذخیرہ احادیث میں سے ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس میں کسی نبی کے آنے کی پیشن گوئی کی گئی ہو،اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا ہوتی تو علی الاطلاق نبوت کے دعویداروں کو کذاب ودجال نہ کہا جاتا بلکہ کسی ایک کا استثناء ہوتا۔

نوٹ: مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق بے نظیر کتاب ''ختم نبوت کامل'' میں عقیدہ ختم نبوت کے ثبوت پر 210 احادیث مبارکہ کو جمع فرمایا ہے مزید تفصیلات دیکھنے کے لیے ختم نبوت کامل کا مطالعہ کیجئے۔

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع''

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اُمت کا سب سے بہترین طبقہ ہیں یہ نزول قرآن کے عینی شاہد ہیں انہوں نے براہ راست رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دین سیکھا یہ طبقہ یقینی نجات پانے والا ہے اس طبقے کا کسی بات پر متّفق ہوجانا اُس بات کے حق ہونے کی پختہ دلیل ہے اس مقدّس گروہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

چنانچہ جب مسیلمہ کذاب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دور میں دعویٰ نبوت کیا تو جمہور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اسے محض دعویٰ نبوت کی وجہ سے اور اس کی جماعت کو اس بدبخت کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کرنے کی وجہ سے کافر سمجھتے ہوئے ان سے عام کفار کی نسبت زیادہ سخت معاملہ کیا یہ اسلام میں سب سے پہلا اجماع تھا۔ حالانکہ مسیلمہ کذاب بھی مرزا قادیانی کی طرح نبوت کا دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا ظاہری اقرار بھی کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ'' پکارا جاتا تھا اور وہ خود بھی بوقت اذان اس کی شہادت دیتا تھا۔ تاریخ طبری ص ۲۴۴ ج ۳ پر ہے۔

وہ (مسیلمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اذان میں یہ گواہی دیتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اس کا مؤذن عبد اللہ بن نواحہ اور اقامت کہنے والا حجیر بن عمیر تھا۔ جب حجیر شہادت (اشہد ان محمد رسول اللہ) پر پہنچتا تو مسیلمہ بآواز بلند کہتا کہ حجیر نے صاف بات کہی اور پھر اس کی تصدیق کرتا تھا۔

الغرض نبوت وقرآن پر ایمان، نماز، روزہ سب کچھ ہی تھا۔ مگر ختم نبوت کے بدیہی مسئلہ کے انکار اور دعویٰ نبوت کی وجہ سے باجماع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کافر سمجھا گیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن

ولید رضی اللہ عنہ کی امارت میں مسیلمہ کے خلاف جہاد کے لیے یمامہ کی طرف روانہ کیا۔

تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہ کیا اور کسی نے نہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں، کلمہ گو ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں، ان کو کیسے کافر سمجھ لیا جائے یہ دلیل ہے کہ سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ ختم نبوت پر منعقد ہوا۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں بارہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شہید ہوئے۔ جن میں سے سات سو حافظ قرآن اور فقیہ تھے جس سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک ختم نبوت کی کتنی اہمیت تھی۔

"ختم نبوت پر اجماع اُمت کے حوالہ جات"

صحابہ کرام رضون اللہ علیہم اجمعین کے اجماع کے بعد اُمت کے اجماع کا درجہ ہے اور پوری اُمت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی قسم کے دعویٰ نبوت کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے یہ بات پورے چیلنج سے کہی جا سکتی ہے کہ پوری اُمت مسلمہ میں سے کوئی ایک بھی ایسا عالم نہیں جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی ماننے کے عقیدے سے اختلاف کیا ہو۔ ذیل میں اجماع اُمت پر چند حوالے ذکر کیے جاتے ہیں:

ملا علی قاری رحمہ اللہ جو نویں صدی کے امام گزرے ہیں شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

"دَعْوَی النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِیِّنَا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ"

"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے"

(شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ "الاقتصاد" میں فرماتے ہیں:

"اَنَّ الْاُمَّةَ فُهِمَتْ بِالْاِجْمَاعِ مِنْ هٰذَا اللَّفْظِ وَمِنْ قَرَائِنِ اَحْوَالِهٖ اَنَّهٗ اَفْهَمَ عَدَمَ نَبِیٍّ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔۔۔۔۔۔وَ اَنَّهٗ لَیْسَ فِیْهِ تَأْوِیْلٌ وَ لَا تَخْصِیْصٌ فَمُنْكِرُ هٰذَا لَا یَكُوْنُ اِلَّا مُنْكِرُ الْاِجْمَاعِ۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۲۳)

''بیشک اُمت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع اُمت کا انکار کرنے والا ہے۔''

ختم نبوت پر اجماع کو علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

''وَمَنِ اعْتَقَدَ وَحْياً بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِرَ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔''

''اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ باجماع المسلمین کافر ہے۔''

خلاصہ یہ کہ ساری اُمت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی شخص کو کسی بھی زمانے میں کسی بھی قسم کی نبوت نہیں دی جائے گی اور جو کوئی بھی دعویٰ نبوت کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قادیانیوں سے ہمارے سوالات

سوال:۔ مرزا قادیانی نے اپنی ابتدائی تحریروں میں لکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعوی نبوت کرنے والا کاذب اور کافر ہے۔

(مجموعہ اشتہارات: جلد 1 صفحہ 232)

دعوی نبوت کرنا اسلام سے خارج ہو کر کافروں سے ملنا ہے۔

(حمامتہ البشریٰ: روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعوی نبوت کرنے والا لعنتی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات: جلد 1 صفحہ 2 طبع جدید)

نبوت کا دعوی کذب، الحاد اور زندقہ ہے۔

(حمامتہ البشریٰ: روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297)

لیکن پھر حلقہ عقیدت بڑھنے پر نبوت ورسالت کا دعوی بھی کر دیا مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول ہیں۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 447 طبع جدید)

قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے کہ کیا مرزا قادیانی نبوت ورسالت کا دعوی کر کے اپنے پہلے اقوال کی وجہ سے کاذب، کافر اسلام سے خارج، ملحد، زندیق اور لعنتی نہیں بن گیا؟

سوال:۔ مرزا قادیانی نے نبوت ورسالت کے دعوی میں تدریج سے کام لیا ہے چنانچہ جب مناظر اسلام، عالم دین، ملہم من اللہ، مجدد وقت، مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی کے دعوے سے نبوت کے دعوے پر پہنچا تو لوگوں کی طرف سے سخت مخالفت ہوئی اس پر مرزا نے ابتداءً دعوی نبوت سے رجوع کر لیا اور ایک معذرت نامہ شائع کیا جس میں لکھا:

اس لفظ نبوت سے مراد حقیقی نبوت نہیں بلکہ صرف محدث مراد ہے۔ پھر لکھا: نبی کے لفظ کی جگہ محدث کا لفظ ہر جگہ سمجھ لیں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمائیں۔

(مجموعہ اشتہارات: جلد 1 صفحہ 257، 258 طبع جدید)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا تاریخ انبیاء میں کوئی نبی ایسا ہوا جس نے اقرار وانکار کی مشکوک کیفیت کے ساتھ دنیاوی ملازمین کی طرح آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے نبوت کا دعوی کیا ہو؟ اور کیا کوئی نبی ہوا جس نے لوگوں کی مخالفت اور خوف کی وجہ سے اپنے دعوی نبوت سے رجوع کیا ہو؟

سوال:۔ قادیانی عقیدے کے مطابق آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے اور اس کے ملنے کا معیار آنحضرت ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری ہے یعنی اب نبوت اسے ملے گی جو آپ ﷺ کی اطاعت کرے گا۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا پوری امت میں سے سوائے مرزے کے کسی اور نے آپ کی اطاعت نہیں کی ہے؟ وہ کون سی خوبیاں ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم، عشرہ مبشرہ دیگر ڈیڑھ لاکھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، لاکھوں تابعین، تبع

تابعین، ائمہ مجتہدین، ائمہ مفسرین، ائمہ محدثین، فقہاء کرام اور اولیاء اللہ رحمہ اللہ میں تو نہیں پائی جاتی تھیں لیکن مرزا قادیانی میں موجود تھیں؟

قادیانی بتائیں کہ کیا مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی اتباع کی ہے؟ مرزا نے جو اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام، نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت رضی اللہ عنہم، اہل اسلام، قرآن وحدیث اور حرمین شریفین کی توہینات کی ہیں کیا یہ اتباع رسول ﷺ ہے؟ مرزا قادیانی نے جو مختلف مذاہب کے لوگوں کو فحش گالیاں دی ہیں کیا یہ اتباع رسول ﷺ ہے؟ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں جو جھوٹ لکھے ہیں کیا یہ اتباع رسول ﷺ ہے؟ مرزا قادیانی نے جو شراب پی، غیر محرم عورتوں سے تعلق رکھا، کیا یہ اتباع رسول ﷺ ہے؟ مرزے کا جہاد نہ کرنا، زکوٰۃ نہ دینا، حج نہ کرنا، ہجرت نہ کرنا، قرآن حفظ نہ کرنا اور حدود اللہ کو نافذ نہ کرنا وغیرہ کیا یہ سب اتباع رسول ﷺ ہے؟

سوال:۔ قادیانی کہتے ہیں مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ کی اطاعت و پیروی کرنے کی وجہ سے نبوت ملی ہے۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ کیا آنحضرت ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری سے نجات مل سکتی ہے یا نہیں، اگر نجات مل سکتی ہے تو پھر مرزے کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر نجات نہیں مل سکتی تو پھر مرزے کو نبوت کیسے مل گئی؟

کذب مرزا پر چند مزید دلائل

مختلف اساتذہ سے پڑھنا:۔

اسلامی عقیدے کے مطابق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تعلیم وتربیت میں کسی انسان کے شاگرد نہیں ہوتے بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ ہی ان کی تعلیم وتربیت فرماتے ہیں۔

مرزا قادیانی بھی اسلامی عقیدے کی تائید میں لکھتا ہے:

تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر استاذ اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم و تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیم کا نشان فرمایا۔ (براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 16)

جبکہ مرزا قادیانی نے تین اساتذہ سے تعلیم حاصل کی ہے جن کے نام فضل الٰہی، فضل احمد اور گل علی شاہ تھے۔ (کتاب البریہ: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 180)

مرزا قادیانی کا مختلف اساتذہ سے پڑھنا اس کے کذب پر ایک بڑا ثبوت ہے اور یہ بھی یاد رہے مرزا قادیانی اپنے اساتذہ کے لیے ''نوکر'' کا لفظ استعمال کرتا تھا۔

مرزا قادیانی کی شاعری:

اسلامی عقیدے کے مطابق نبی شاعر نہیں ہوتا چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِي لَهٗ۔

ہم نے اُنہیں شعر نہیں سکھایا اور نہ ہی ان کے شایان شان ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب انبیاء کرام شعر گوئی سے پاک ہونے میں برابر ہیں۔ (الشرح المبسوط)

جبکہ مرزا قادیانی نے نہ صرف بے تکے اشعار کہے بلکہ انتہائی لغو، بے ہودہ، شہوانی اور فحش اشعار بھی کہے ہیں اس لیے اس بات کی تحقیق سے ہٹ کر کہ نبی شاعر ہوتا ہے یا نہیں مرزے کے فحش اشعار کو دیکھ لیا جائے تو اسے شریف آدمی ثابت کرنا صرف مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہوگا ملاحظہ کیجیے:

چیکے چیکے حرام کروانا
آریوں کا حصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط
یار کی اس آہ زاری ہے

26

دس سے کروا چکی ہے زنا
لیکن پاک دامن ابھی بے چاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں
جس کو دیکھو وہی شکاری ہے

(آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 75، 76)

احتلام اور مرزا قادیانی:

اسلامی عقیدے کے مطابق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو احتلام نہیں ہوتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کبھی بھی کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا کیونکہ احتلام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

(خصائص الکبری ج 1 ص 70)

مرزا قادیانی بھی لکھتا ہے:

انبیاء سوتے جاگتے ناپاک خیالات دلوں میں نہیں آنے دیتے اس واسطے ان کو احتلام نہیں ہوتا۔

(سیرت المہدی ج 1 ص 157)

جبکہ مرزا قادیانی کو احتلام ہوتا تھا مرزا کا لڑکا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی کو ایک سفر میں احتلام ہو گیا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص 242)

قادیانی بتائیں کہ کون سے ناپاک خیالات تھے جن کی وجہ سے مرزے کو احتلام ہوتا تھا اور یہ ناپاک خیالات کس سوچ کا نتیجہ تھے؟ کہیں سوچ میں وہ مرزے کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم تو نہیں تھی؟

مرزا قادیانی کا نسب اور نبوت:

اسلامی عقیدے کے مطابق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو جہاں ذاتی اور شخصی خوبیوں

سے نوازا جاتا ہے وہاں خاندان بھی وہ دیا جاتا ہے جو حسب ونسب میں سب سے اعلیٰ اور برتر شمار ہو مرزا قادیانی بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

رسول اور نبی اور سب جو خدا کی طرف سے آتے اور دین حق کی دعوت کرتے ہیں وہ قوم کے شریف اور اعلیٰ خاندان میں سے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔تا کوئی شخص کسی طور کراہت کر کے دولت قبول سے محروم نہ رہے۔

(تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 285)

لیکن اس کے برعکس مرزے کا خاندان ذات کے اعتبار سے بھی اعلیٰ نہ تھا مرزا لکھتا ہے:

میں باپ کے لحاظ سے قوم کا مغل ہوں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 363)

میں ایک نہایت کم درجہ کی حیثیت کا انسان تھا اور اس قدر کم حیثیت تھا کہ قابل ذکر نہ تھا اور کسی ایسے ممتاز خاندان سے نہ تھا۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 70)

اور صرف یہی نہیں بلکہ مرزے کا خاندان اسلام کا غدار اور سرکار انگریز کا پکا وفادار خاندان تھا حتی کہ 1857ء کی جنگ آزادی کی تحریک میں مرزے کے باپ نے پچاس گھوڑے مع سواران مسلمانوں سے لڑنے کے لیے دیئے تھے۔

(ملخصاً خزائن ج 13 ص 4 تا 6)

مرزا قادیانی کے لڑکے نے سیرت المہدی جلد اول صفحہ 231 پر لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کا باپ غلام مرتضیٰ بے غازی تھا۔

حُسن اور مرزا:۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو دی گئی شخصی خوبیوں میں سے حسن وجمال بھی ہے کہ نبی اپنی قوم میں سب سے زیادہ حسین وجمیل اور ہر طرح کے عیبوں سے پاک ہوتا ہے۔

جبکہ مرزا قادیانی جہاں اخلاقی عیبوں کا مجموعہ تھا وہاں ظاہری عیوب سے بھی خالی نہ تھا جس کا اندازہ مرزا قادیانی کی تصویر سے لگایا جا سکتا ہے۔

ہم قادیانی طبقہ کو دعوت غور وفکر دیتے ہیں کہ ذرا عقیدت کی پٹی اتار کر مرزا قادیانی کی تصویر کا اپنے قریبی متعلقین سے موازنہ کریں یقیناً ہمارے مؤقف کی تائید میں آپ کا دل گواہی دے گا۔

مرگ مرزا اور تدفین:۔

اسلامی عقیدے کے مطابق نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین کے متعلق مشاورت ہوئی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے جو میں بھولا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نبی کی روح اُس مقام پر قبض فرماتے ہیں جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے سامنے آنے پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں کر دی۔

جبکہ مرزا قادیانی لاہور میں اپنی ہی غلاظت پر گر کر عبرتناک موت مرا اور قادیان میں گندے نالے کے قریب دفن ہوا۔

شبان ختم نبوت تعارف، اغراض و مقاصد، خدمات

ہمارا اوّلین مقصد عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کی پاسبانی اور منکرین ختم نبوت فتنہ مرزائیت کی سرکوبی اور عامۃ الناس بالخصوص نوجوان نسل کو عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت ﷺ کی اہمیت و حساسیت سے آگاہ کرنا اور خدمت خلق کے عظیم جذبے سے سرشار ہو کر غرباء مساکین خصوصاً نومسلمین کی تربیت و کفالت کرنا ہے۔

شبان ختم نبوت کے شعبہ جات



الحمدللہ! شبان ختم نبوت گذشتہ چند سالوں سے علماء کرام و مشائخ عظام کے مزاج کے مطابق ان کی سرپرستی ہدایات اور مشاورت سے تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت ﷺ کے مقدس محاذ پر مختلف شعبوں اور دیگر عوامی حلقوں میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔